Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

خطبہ نمبر

قیمت ۲۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۷ محرم ۱۳۹۴ھ / ۱۰ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش / ۱۰ فروری ۱۹۷۴ء	نمبر ۳۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ تبلیغ - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۹ تبلیغ - کل ۸ تبلیغ کو مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی - حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ آج انسان ہلاکت کے کنارے کھڑا ہے اور انسانیت خطرے میں ہے - اِس خطرے سے بچنے کی واحد راہ یہ ہے کہ بنی نوع انسان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعالمین ہیں کے سایہ کے نیچے پناہ لے - اِسی غرض سے صد سالہ احمدیہ جوبلی کی بابرکت تحریک جماعت کے سامنے رکھی گئی ہے ۔

حضور نے فرمایا جہاں تک اِس تحریک کے مالی پہلو کا تعلق ہے مخلصینِ جماعت کے وعدے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار کروڑ روپیہ کے قریب تک پہنچ گئے ہیں اور کوئی بعید نہیں ہے اگر یہ وعدے پانچ کروڑ سے بھی زیادہ بلکہ دس کروڑ کے قریب تک پہنچ جائیں - لیکن یہ اِس تحریک کا صرف مالی پہلو ہے اصل فکر جو ہمیں ہونا چاہیئے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور اِس منصوبے کے وہ عظیم نتائج ظاہر کرے جو دُنیا بھر میں اسلام کو غالب کر دینے پر منتج ہوں ۔

حضور نے فرمایا اِس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی اور تضرع کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی دعاؤں کی از حد ضرورت ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اِس منصوبے کے لئے آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دے ۔

حضور ایدہ اللہ نے اِس سلسلے میں دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام جماعت کے سامنے رکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :-

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۸۰ سے کچھ زائد مہینوں تک ، ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں جس کے لئے ہر محلہ ، قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے ۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لیکر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں ۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا پڑھی جائے اور اس پر غور و فکر کیا جائے ۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار ۳۳ - ۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں ۔

(۵) مندرجہ ذیل دو دعائیں روزانہ کم از کم ۱۱ بار پڑھی جائیں :-

۱ - رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (البقرہ) - ۲ - اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ

(باقی صـ۸ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

مزید ایک لاکھ روپے جمع کرنے کی خصوصی تحریک

حضور پُر نور کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ مورخہ ۱۸ صلح ۱۳۵۳ ہش بمطابق ۱۸ جنوری ۱۹۷۴ء (شائع شدہ اخبار الفضل مورخہ ۲۷ صلح ۱۳۵۳ ہش / ۲۷ جنوری ۱۹۷۴ء) سے احبابِ جماعت بالخصوص متعلقہ عہدیدارانِ جماعت کو علم ہو چکا ہو گا کہ "وقفِ جدید" کا ۱۷واں اور "دفتر اطفال وقفِ جدید" کا نواں سال یکم صلح ۱۳۵۳ ہش / یکم جنوری ۱۹۷۴ء سے شروع ہو چکا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ محولہ بالا میں جماعت کو علاقہ نگر پارکر میں اشاعتِ اسلام کی طرف خاص توجہ دلائی ہے اور اس کام کو کماحقہٗ سرانجام دینے کے لئے آئندہ سال عمومی بجٹ سے زائد ایک لاکھ روپے اکٹھا کرنے اور مزید واقفین مہیا کرنے کا خصوصی ارشاد فرمایا ہے۔ حضور کے مذکورہ ارشاد کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے کام کی وسعت کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :-

"وقفِ جدید کے نظام کے ماتحت بعض ایسے علاقوں میں بھی اسلام کو پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے جہاں ہندو بستے ہیں۔ یہ تو ایک حقیر سی کوشش ہے لیکن اس کے مقابلہ میں جو حقیر سی کوشش کی قبولیت کی علامات ہیں وہ یہ ہیں کہ اس علاقہ کے ہندوؤں کی توجہ بڑی شدت کے ساتھ اسلام کی طرف ہو رہی ہے"

وقفِ جدید کی مذکورہ وسعت کے پیشِ نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کی توجہ وقفِ جدید کے نئے تقاضوں کی طرف منعطف کراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :-

"پس اُس جگہ کام میں اضافہ ہونا چاہیئے جس کے لئے پیسے کی بھی ضرورت ہے اور جس کے لئے مخلصین معلمین واقفینِ زندگی کی بھی ضرورت ہے جو وقفِ جدید میں کام کرنے والے ہوں۔ کام میں وسعت پیدا ہو رہی ہے اور نتائج میں برکت پیدا ہو رہی ہے اِس لئے ہمارے نوجوان اور وہ لوگ جو ہمت اور عزم کے لحاظ سے جوان ہیں انہیں آگے آنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کے کاموں کے بوجھ کو اپنے کندھوں پر اُٹھانا چاہیئے"

علاقہ نگر پارکر میں اشاعتِ اسلام کے زائد اخراجات کو پورا کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید ارشاد فرمایا کہ :-

"مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت ہمت کرے اور اِس سال یعنی سالِ رواں میں جو یکم جنوری سے شروع ہوا ہے جس کا اِس وقت مَیں اعلان کر رہا ہوں ایک لاکھ روپے مزید دیدے اور وقفِ جدید کو مَیں کہوں گا کہ جو آپ کی زائد آمدنی ہو اُسے اُس علاقہ میں خرچ کریں جہاں ہندو مسلمان ہو رہے ہیں تو آپ کے لئے بڑی برکت کا باعث ہے اور اسلام کے لئے بڑی خوشی کا باعث ہے۔"

(باقی صـ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

پبلشر :- مسعود احمد ۔ پرنٹر :- سید عبدالحی ۔ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبۂ جمعہ

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" تبلیغ اسلام اور اشاعتِ قرآن کا ایک عظیم منصوبہ اور عدیم المثال تحریک ہے

اِس وقت تک خدا کے فضل سے اڑھائی کروڑ کے مقابلہ میں تین کروڑ تینتیس ۳۳ لاکھ روپے کے وعدے وصول ہو چکے ہیں

اس کی میعاد میں ابھی ڈیڑھ ۲ ماہ کا عرصہ باقی ہے احباب اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اُمّید رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ وعدے پیش کریں

ہمّت کر کے مگر تکلیف میں پڑے بغیر اپنے وعدوں کا جتنا زیادہ حصّہ ممکن ہو ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء تک ادا کرنے کی کوشش کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم تبلیغ ۱۳۵۳ھ مطابق یکم فروری ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرّم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے انچارج شعبۂ زود نویسی)

تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر میں نے جماعتِ احمدیہ کے سامنے

اشاعتِ اسلام کا ایک منصوبہ

رکھا تھا۔ اس منصوبہ کی میعاد قریباً سولہ سال بنتی ہے۔ آج سے قریباً پندرہ سال اور دو ۲ مہینے کے بعد جماعتِ احمدیہ جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے رکھی گئی تھی، اپنی زندگی کی دوسری صدی میں داخل ہو رہی ہو گی۔

مَیں نے یہ بھی بتایا تھا کہ سو سال گذرنے پر ہم خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے صد سالہ (اُس وقت مَیں نے یہ نام لیا تھا) جشن منائیں گے اور اس سولہ سال کے عرصہ میں یہ بات بھی ہمارے مدِّنظر رہے گی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے پہلی صدی کی بُنیادوں کو مضبوط کریں اور دوسری صدی کے استقبال کے لئے حالات کو سازگار بنانے کی کوشش کریں۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ اس تحریک کا تعلق ہے، پہلی صدی زیادہ تر اس کی بُنیادوں کو بنانے اور مضبوط کرنے پر خرچ ہوئی ہے اور ہو گی لیکن دوسری صدی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بشارتیں دی ہیں حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپؐ کے بابرکت، مقدس، ارفع

اعلیٰ اور افضل وجود

کے ذریعہ اور پھر صلحائے اُمّت کے ذریعہ جو بشارتیں ملی ہیں اور اب اس زمانے میں حضرت مہدیٔ معہود علیہ السّلام کے ذریعہ جو بشارتیں ملی ہیں اُن سے استدلال کرتے ہوئے مجھے یہ نظر آرہا ہے کہ ہماری جماعت کی

"دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی"

انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہماری زندگی میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں دوسری صدی میں اسلام قریباً ساری دُنیا میں غالب آجائے گا اور پھر جو تھوڑا بہت کام رہ جائے گا جماعت کو اسے شاید تیسری صدی میں کرنا پڑے۔

پس جماعتِ احمدیہ کی بُنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے اور

صد سالہ زندگی

گذارنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جُھکتے ہوئے پختہ عزم کے ساتھ یہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ اِس منصوبے کی بہت سی شِقیں ہیں۔ مَیں نے جلسہ سالانہ کی تقریر میں بتایا تھا کہ مَیں اِس کی تفاصیل

جماعت کی مجلسِ شوریٰ

کے سامنے رکھوں گا۔ مَیں نے یہ بھی بتایا تھا کہ اِس وقت تو مَیں صد سالہ جشن کے نام سے اِس منصوبہ کے متعلق بات کروں گا بعد میں مشورہ کر کے اس کا جو نام مناسب ہو گا اُس کا اعلان کر دیا جائے گا چنانچہ اب مشورہ کے بعد مَیں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کا نام

صد سالہ احمدیہ جوبلی

ہو گا۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی اُس حصّہ کا نام ہو گا جس کو مَیں نے جشن کہا تھا اور اس کے لئے مَیں نے جماعت کے سامنے جو منصوبہ پیش کیا تھا اس کو ہم صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کہیں گے اور اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے مَیں نے مالی قربانیوں کی جو تحریک کی تھی اسے ہم

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

کا نام دیں گے۔

اِس منصوبہ کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے مَیں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر دو ۲ کروڑ پچاس لاکھ روپے کی تحریک کی تھی، ساتھ ہی مَیں نے اس بات کا بھی اعلان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر اُمید رکھتے ہوئے اگرچہ مَیں یہ تحریک اڑھائی کروڑ روپے کی کر رہا ہوں لیکن یہ رقم پانچ کروڑ روپے تک پہنچ جائے گی۔ مَیں نے اُس وقت یہ کہا تھا کہ دوست اپنے وعدے

مجلس مشاورت سے قبل

بھجوا دیں۔ پھر مَیں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ رقوم میرے پاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ بھجوائیں کیونکہ اس سے میرا وقت ضائع ہوتا ہے۔ رقوم خزانہ صدر انجمن میں جانی چاہئیں اور وعدے میرے پاس آنے چاہئیں کیونکہ اس سے وعدہ کرنے والوں کے لئے

دعا کی تحریک

پیدا ہوتی ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے لیکن ہم عاجز بندوں کا یہ فرض ہے کہ اس کے حضور دعاؤں میں مشغول رہیں اور اُس کی رحمت کو جذب کرنے کی کوشش کریں۔

مجلس مشاورت میں تو ابھی قریباً دو مہینے کا عرصہ باقی ہے اور ابھی بہت سی پاکستانی جماعتوں کے وعدے نہیں آئے مثلاً شیخوپورہ کی طرف سے سوائے انفرادی یا ایک جماعت کے اجتماعی وعدوں کے ضلع کی طرف سے جماعتی وعدے ابھی تک نہیں پہنچے۔ اسی طرح سرگودھا شہر کا وعدہ پہنچ گیا ہے لیکن ضلع کا وعدہ نہیں پہنچا۔ پاکستان کے اور بھی بہت سے علاقے ہیں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہیں لیکن ان کے وعدے ابھی تک نہیں پہنچے۔ بہت سے ایسے اضلاع ہیں جنہوں نے اس تحریک میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ یہ اُنکی پہلی قسط ہے اور یہ اُن کی طرف سے دوسری قسط ہے یا یہ اُن کی تیسری قسط ہے۔ اسکے علاوہ وہ اَور اقساط بھی بھجوائیں گے۔

پس جہاں تک جماعتہائے احمدیہ پاکستان کا تعلق ہے، بہت سی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک وعدے موصول نہیں ہوئے۔ تاہم وہ اس سلسلہ میں کام کر رہے ہیں۔ مشاورت سے پہلے پہلے وہ اپنے وعدے ضرور بھجوادیں گے۔

جہاں تک بیرونِ پاکستان کی احمدی جماعتوں کا تعلق ہے، انگلستان میں ہمارے مبلغ یہاں موجود تھے۔ انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جو وعدہ کیا تھا، اسکے ساتھ جب میں نے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا وعدہ بھی ملا دیا تو یہ ایک کروڑ روپے کا وعدہ بنتا تھا۔ ہمارے مبلغ نے ہمیں اس کی یہیں اطلاع دیدی تھی لیکن جب وہاں کی جماعت کو معلوم ہوا تو وہاں کی جماعت کی مجلس عاملہ نے اپنی میٹنگ میں بھی یہی وعدہ کیا اور مجھے بذریعہ تار اطلاع دی۔ اس کے علاوہ ڈنمارک کی جماعت کے سارے تو نہیں لیکن بہت سے وعدے ہمیں مل گئے ہیں۔ گویا بیرونی جماعتوں میں سے اب تک ہمیں صرف ان دو ممالک سے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ وہ احمدی دوست جو دیگر ملکوں میں بستے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ اس جماعت کی مالی تحریکوں میں حصہ لیتے ہیں یا جن ممالک کی طرف سے مثلاً

نصرت جہاں ریزروفنڈ

میں وعدے آئے تھے، وہاں سے ابھی تک وعدے نہیں آئے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے انگلستان سے قریباً سارے وعدے آگئے ہیں۔ ڈنمارک سے سارے تو نہیں لیکن بہت سے وعدے آگئے ہیں۔ انکے علاوہ جن ممالک میں احمدی دوست بستے ہیں اور جن میں سے بعض ممالک میں ہماری بڑی مضبوط اور مخلص جماعتیں قائم ہیں اور جن کی طرف سے ہمیں ابھی تک وعدے موصول نہیں ہوئے اور مجلس مشاورت تک وعدوں کا انتظار ہے وہ مندرجہ ذیل ملک ہیں:۔

(۱) امریکہ (۲) کینیڈا (۳) مغربی جرمنی (۴) ہالینڈ (۵) سوئٹزرلینڈ
(۶) سویڈن (۷) سپین (۸) فرانس (۹) یوگوسلاویہ (۱۰) سعودی عرب۔
(۱۱) مصر (۱۲) ترکی (۱۳) ایران (۱۴) مسقط (۱۵) ابوظہبی (۱۶) عدن۔
(۱۷) بحرین (۱۸) کویت (۱۹) قطر (۲۰) دوبئی (۲۱) انڈونیشیا (۲۲) ملائیشیا
(۲۳) آسٹریلیا (۲۴) جاپان (۲۵) جزائر فجی (۲۶) ماریشس (۲۷) سباء۔
(۲۸) برما (۲۹) افغانستان (۳۰) مسلم بنگال (۳۱) بھارت (۳۲) تنزانیہ
(۳۳) یوگنڈا (۳۴) کینیا (۳۵) نائیجیریا (۳۶) غانا (۳۷) سیرالیون۔
(۳۸) لائبیریا (۳۹) گیمبیا (۴۰) آئیوری کوسٹ (۴۱) لیبیا (۴۲) آسٹریا۔
(۴۳) سینیگال (۴۴) ناروے (۴۵) آئرلینڈ (۴۶) گی آنا (۴۷) ٹرینیڈاڈ۔
(۴۸) سری لنکا (۴۹) شام (۵۰) زیمبیا (۵۱) سوڈان۔

افریقہ کے بعض دوسرے ممالک میں جہاں ہمارے مشن تو نہیں لیکن جماعتیں قائم ہیں۔ اُنکے نام دفتر نے مجھے نہیں دیئے۔ وہ بھی اس میں انشاء اللہ شامل ہو جائیں گے۔

پس یہ ۵۱ ملک ہیں۔ ان میں بھی کسی میں تھوڑی اور کسی میں بہت زیادہ احمدی جماعتیں قائم ہیں۔ انہوں نے "نصرت جہاں ریزروفنڈ" میں حصہ لیا تھا مگر ان کی طرف سے ابھی تک "صد سالہ جوبلی فنڈ" میں وعدے نہیں پہنچے۔ میں نے یہ بھی بتایا ہے کہ پاکستان میں بہت سی جماعتیں ہیں جن کے ابھی تک وعدے نہیں پہنچے۔ اسکے باوجود اسوقت تک اڑھائی کروڑ کی مالی تحریک کے مقابلے میں

تین کروڑ تیس لاکھ

سے زائد رقم کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اسلام کی اس نشأۃ ثانیہ کے زمانہ میں ایک ایسی جماعت بنادی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جس کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ

جس قدر جلد ممکن ہو

نوعِ انسانی کے دل خدا اور اُس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت لئے جائیں اس لئے اگر اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے تو یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ اشاعتِ اسلام کے اس عظیم منصوبہ کے لئے سولہ سال میں پانچ کروڑ سے بھی زائد رقم اکٹھی ہو جائے۔

جہاں یہ بڑی خوشی کی بات ہے وہاں ان ممالک کی تعداد پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمارے لئے فکر کے لمحات بھی پیدا ہوتے ہیں کہ ابھی دنیا میں بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں ہماری منظم جماعتیں اور مشن قائم نہیں ہوئے۔ اسی لئے اس منصوبے کے ایک ابتدائی حصے کی رُو سے یہ تجویز تھی کم ازکم سو زبانوں میں (یعنی دُنیا کے مختلف ملکوں میں بولی جانے والی مختلف سو زبانوں میں)

اسلام کی بنیادی تعلیم

کے تراجم کر کے بیرونی ملکوں میں کثرت سے اشاعت کی جائے اور اس ذریعہ سے وہاں کے باشندوں کی تربیت و اصلاح اور انکو اسلام کی طرف لانے کی کوشش کی جائے۔

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں اب تک جو وعدے ہوئے ہیں انکے متعلق باہر سے خطوط کے ذریعہ دوست پوچھتے رہتے ہیں کہ ان کی ادائیگی کا کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ کیا وہ ہر سال کا اپنا سولھواں حصہ دیں یا کوئی اَور شکل ہو۔ چنانچہ میں اس بارے میں سوچتا رہا ہوں۔ اگرچہ قانون تو اندھا کہلاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو تو سُوجاکھا اور صاحب بصیرت اور صاحب بصارت بنایا ہے۔ میں نے سوچا کہ مختلف شکلوں میں لوگوں کو روپیہ ملتا ہے یعنی آمدنی کی شکلیں مختلف ہیں۔ انسانوں کا ایک گروہ تو وہ ہے جسکے ہر فرد کی ماہانہ آمد بندھی ہوئی ہے۔ مثلاً کہیں نوکر ہیں یا مزدور ہیں اسلئے نوکری کی تنخواہ یا مزدوری کے علاوہ کوئی اَور ذریعہ آمد نہیں ہے۔ ایک معین رقم ہے جو ہر ماہ انکو مل جاتی ہے اور بس۔ ایسے لوگوں سے تو میں یہ کہونگا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکو جتنی بھی توفیق عطا فرمائی ہے اور انہوں نے اسکے مطابق اس فنڈ میں وعدے کئے ہیں وہ اپنے وعدہ کو سولہ پر تقسیم کردیں۔ اس طرح ہر سال کا جو حصہ بنے گا اُسے وہ سال کے بارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہینوں پر تقسیم کرکے ماہ بماہ اپنا وعدہ دیتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مال میں برکت ڈالتا چلا جائے گا۔ اِس طرح شائد اُنکو اس سے زیادہ دینے کی توفیق مل جائے جتنا وہ آج سمجھتے ہیں کہ وہ دے سکتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی ذات عزّ وجلّ سب خزانوں کی مالک ہے۔ اسکی رحمتیں ہماری قربانیوں اور ایثار کا انتظار کررہی ہیں کب ہم

عاجزانہ قربانی اور ایثار

کے ساتھ اُسکے حضور جُھکتے اور اس سے اس کی رحمتوں کو حاصل کرتے ہیں۔

غرض وہ لوگ جن کی ماہانہ بندھی ہوئی آمد ہے، وہ ماہانہ کے حساب سے ادائیگی کریں گے تاکہ اُن کو بعد میں پریشانی لاحق نہ ہو۔ پس یہ قاعدہ تو اُن لوگوں سے متعلق ہے جن کی ماہوار آمد بندھی ہوئی اور مقرر ہے لیکن باقی لوگ جن کی آمدنیوں کے ذرائع اور طریق مختلف ہیں اُن کے متعلق بھی اصولاً یہی قاعدہ ہوگا کہ وہ ہر سال اس سال کا جو حصّہ بنتا ہے وہ ادا کردیں گے۔ لیکن چونکہ اس مالی منصوبہ کے لئے پورے سولہ سال نہیں بلکہ پندرہ سال اور کچھ مہینے ہیں اِس لئے پہلے دو سال کا جو وعدہ ہے وہ دو سال کی نسبت سے یعنی کُل وعدہ کا ۱/۸ حصّہ

۲۸ فروری ۱۹۷۵ء سے پہلے

ادا ہو جانا چاہیئے اور اسکے بعد دوست سال بسال عام قاعدہ کے مطابق ادا کریں گے لیکن جیساکہ مَیں نے بتایا ہے ایک تو ماہ بماہ ادا کرنے والے ہونگے اور دوسرے دیہات میں بسنے والے زمیندار اور بعض دوسرے لوگ بھی ہونگے جن کی رہائش دیہات میں ہے، انکی آمد عام طور پر ششماہی کے حساب سے ہوتی ہے (یعنی سال میں دو بار آمد ہوتی ہے) اگر وہ یہ خیال کریں کہ سال میں آمد کے دو موقعوں پر ادا کریں گے تو اس لحاظ سے ۱/۳۲ ہو جائیگا۔ گویا وہ ہر آمد یا ہر فصل کی پیداوار کے موقعہ پر ۱/۳۲ اور ہر سال ۱/۱۶ ادا کرینگے۔ سوائے پہلے سال کے جس میں انھوں نے چار فصلوں کی آمد کے لحاظ سے اپنے وعدہ کا ۲/۱۶ حصہ ادا کرنا ہے۔ ان کے علاوہ تاجر پیشہ لوگ ہیں، ڈاکٹر ہیں، وکیل ہیں، انجینئر ہیں اور صنعتکار ہیں انکی نہ معین ماہوار آمد ہے اور نہ قریباً معین ششماہی آمد ہے مثلاً ڈاکٹر ہے کسی ماہ اُسے زیادہ فیس مل جاتی ہے کسی ماہ اُسے کم فیس ملتی ہے۔ اسی طرح آزاد انجینئر ہے، وکیل ہے، تاجر ہے اور صنعتکار ہے انکی بندھی ہوئی یا مقررہ آمدنی نہیں ہوتی بلکہ ان کی آمد میں اُتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے۔ ان کی آمد ایک خاص حدّ کے اندر گرتی بڑھتی رہتی ہے کبھی کم ہو جاتی ہے اور کبھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ تاجروں کیلئے مختلف موسم ہیں جو مختلف وقتوں میں آتے ہیں۔

پس مَیں ان (تاجروں، ڈاکٹروں، وکیلوں، انجینئروں اور صنعتکاروں) سے یہ کہونگا کہ ہم نے چونکہ کام کی ابتداء ابھی سے کرنی ہے اور چونکہ ابتدائی کاموں کیلئے ہم پر

بہت سے ابتدائی اخراجات

پڑ جائیں گے۔ اِس لئے وہ ہمّت کرکے شروع میں اپنے اپنے وعدہ کے سولہویں حصّے کی بجائے جتنا زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہوں دیدیں۔ یعنی وہ شرح کا خیال نہ رکھیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے جس کو جتنی توفیق عطا فرمائی ہے اتنا ادا کردے۔ تاہم میں اُن کو یہ نہیں کہونگا کہ وہ اپنے آپکو تکلیف میں ڈال کر ایسا کریں لیکن مَیں یہ ضرور کہونگا کہ تکلیف میں پڑے بغیر وہ پہلے سوا سال میں یعنی ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء سے پہلے پہلے اپنے وعدہ کا جتنا زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہوں، وہ دے دیں تاکہ شروع میں جو ابتدائی کام کرنے ہیں وہ کئے جا سکیں۔ کیونکہ ہم ان کاموں کو ۱/۱۶ کی نسبت سے تقسیم نہیں کرسکتے۔ مثلاً مَیں نے کہا تھا کہ کئی جگہ ہمیں نئے مشن کھولنے پڑیں گے وہاں مسجدیں بنانی پڑیں گی۔ مشن ہاؤسز بنانے پڑیں گے اور کئی اخراجات ہوں گے جو ابتداء میں اٹھانے پڑیں گے۔ اب مثلاً جہاں مشن ہاؤسز بننے ہیں وہاں ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ ہم انہیں ۱۶ سال میں مکمل کریں گے اور ہر سال ان پر ۱/۱۶ حصّہ خرچ کریں گے۔ ان پر تو ہمیں جب بھی حالات اور ذرائع میسّر آجائیں گے فوری طور پر خرچ کرنا پڑیگا۔ مثلاً زمین مل جائے اور اس پر عمارت تعمیر کرنے کی اجازت مل جائے تو وہاں فوراً مکان بنانے پڑیں گے۔ آجکل غیر ممالک میں خصوصاً (اور یہاں بھی عموماً لوگ) جب زمین دیتے ہیں تو شرط لگاتے ہیں کہ اتنے عرصہ کے اندر مثلاً دو سال میں یا تین سال میں جس غرض کیلئے زمین دی گئی ہے اس کیلئے عمارت مکمل کرو۔

غرض ابتداء میں بہرحال نسبت سے زائد خرچ ہونگے اسلئے جماعت میں سے ایک گروہ ایسا نکلنا چاہیئے جو مذکورہ نسبت سے زیادہ ادائیگی کرنیوالا ہو تاکہ اشاعتِ اسلام کے کاموں میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔ مثلاً قرآن کریم کے تراجم کروانے ہیں انکو شائع کرنا ہے

قرآن کریم تو برکت سے معمور کتاب ہے۔

خُدا تعالیٰ نے اسے ہماری رُوح کی تسکین کا ذریعہ بنایا ہے۔ اسلئے جہانتک قرآن کریم کے تراجم کا سوال ہے یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ہم قرآن کریم کے ترجمے شائع تو کرسکتے ہوں مگر پھر بھی ۱۶ سال کا انتظار کریں۔ جب بھی خدا تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ہم بہرحال ان کی اشاعت کرینگے تاکہ ان ممالک میں جہاں وہ زبان بولی جاتی ہے وہ علاقے اسلام کی روشنی سے منوّر ہوں۔ یہی ہماری اصل غرض ہے جس کے لئے جماعت کو مالی قربانیوں میں حصہ لینے کی تحریک کی جاتی ہے۔

پس چونکہ بنیادوں کو تو ہم نے بہرحال مضبوط کرنا ہے اِس لئے ہم نے کام شروع کرنے میں انتظار نہیں کرنا۔ اِس لئے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنا سارا وعدہ ادا کرنے کی وہ سارا دیدیں اور پھر آنے والے سالوں میں تھوڑی بہت جتنی بھی خدا توفیق دے، وہ دیتے چلے جائیں یا ۳/۱۶ یا ۴/۱۶ دے دیں۔ مگر وہ اپنے آپکو تکلیف میں نہ ڈالیں کیونکہ اس کی بھی ہمیں اجازت نہیں ہے۔ بعض دفعہ اِس طرح اس قسم کی تنگی پیدا ہو جاتی ہے جو انسان کیلئے ابتلاء کا موجب بن جاتی ہے۔ اسلئے وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے یا اچانک اُن کی

آمد کا کوئی ذریعہ

پیدا ہو گیا ہے وہ آگے بڑھیں اور خود کو تکلیف میں ڈالے بغیر نسبت کے لحاظ سے نہیں بلکہ جو ضرورت ہے اِس عظیم منصوبہ کی اس کو مدّنظر رکھتے ہوئے پہلے سال جتنا زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہیں، دے دیں۔

غرض اصولاً تو سوائے پہلے سوا سال کے جس میں ہر ایک کو اپنے وعدہ کا ۲/۱۶ حصّہ ادا کرنا ہے، ہر سال ۱/۱۶ کے حساب سے ادائیگی ہونی چاہیئے۔ بندھی ہوئی آمدنی والے دوستوں کے لئے سہولت اسی بات میں ہے کہ وہ ہر ماہ اِسی نسبت سے ادا کردیا کریں۔ دیہاتوں میں رہنے والے دوست جن کی عام طور پر سال میں دو دفعہ برداشت ہوتی ہے اور آمد کا ذریعہ پیدا ہوتا ہے وہ ان دو موقعوں پر کم از کم ۱/۱۶ ہر سال دے دیا کریں مگر پہلے سوا سال میں ۲/۱۶ کے حساب سے ادا کریں۔ تیسرے وہ دوست ہیں جن کی آمد کبھی بڑھ جاتی ہے اور کبھی کم ہو جاتی ہے مثلاً وکیل یا تاجر پیشہ لوگ ہیں یا صنعتکار ہیں جو ملک کی اقتصادی ضرورتوں کو پورا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر اور جب اللہ تعالیٰ اُن کے رزق میں فراخی کے غیر معمولی سامان پیدا کردے (میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسا ہی کرے) تو وہ نسبت سے

ادائیگی کا انتظار نہ کریں

بلکہ تنگی میں پڑے بغیر جتنا زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہوں، دیدیں۔ اس طرح ہمارے کام شروع ہی سے تیز سے تیز تر ہوتے چلے جائیں گے۔ اور ہمارا یہ جو منصوبہ ہے جس کی کامیابیوں کی شکل اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نتیجہ میں سولہ سال بعد ظاہر ہونی ہے، اس میں عظمت اور شان پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ ہم نے اپنے خون اور پسینے کی کمائی سے، ہم نے اپنے جذبات کی قربانیوں سے، ہم نے اپنی جانوں کی قربانیوں سے اور ہم نے دنیا والوں سے دُکھ اُٹھا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے حضور سب کچھ پیش کرنے کے نتیجہ میں

اسلام کے غلبہ کے سامان

پیدا کرنے ہیں۔ اس لئے ہماری جو ذمہ داریاں ہیں وہ کسی وقت بھی ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہونی چاہئیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی بشارتیں پوری ہوں اور اس کی رحمتیں ہم پر نازل ہوں۔ ہم عاجز بندے ہوتے ہوئے بھی پورے وثوق اور توکل کے ساتھ یہ امید رکھتے ہیں کہ جتنی ہماری کوشش ہے اللہ تعالیٰ کا فضل اس سے ہزار گنا، لاکھ گنا بلکہ کروڑ گنا زیادہ نتائج نکال دے گا اور ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(یہ ایک منصوبہ ہے اور بڑا پھیلا ہوا منصوبہ ہے اسلئے اس کا حساب رکھنے کی بھی شروع ہی سے فکر کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے ابھی باقاعدہ دفتر تو نہیں کھلا۔ لیکن میں نے ایک دوست کو اپنے ساتھ معاون کے طور پر لگایا ہوا ہے اُن کو میں نے یہ ہدایت کی ہے کہ جس طرح لائبریری میں کتب کے کارڈ ہوتے ہیں اسی قسم کی کیبینٹ (چھوٹی سی الماریاں) بنا کر شروع ہی سے اپنا پورا ریکارڈ رکھیں مثلاً کراچی ہے۔ "ک" کے نیچے آجائے گی اور پھر اس کے نیچے حروف تہجی ہی کے لحاظ سے دوستوں کے نام آجائیں گے۔ اس طرح ریکارڈ مکمل ہو جائے گا۔ اگر شروع ہی سے حساب باندھ دیا جائے تو آسانی رہتی ہے۔ لیکن اصل جو ریکارڈ ہے حساب وغیرہ رکھنے کا یا رجسٹر وغیرہ مکمل کرنے کا اس کا انتظام ضلع کی جماعتوں کو کرنا چاہیئے۔ اگر ضلعی نظام سہولت سے ایسا کر سکے تو انہیں ضرور کرنا چاہیئے اگر نہ کر سکے تو پھر بڑی بڑی جماعتوں کو آزادانہ طور پر یہ کہا جائے کہ جس طرح وہ دوسرے چندوں کے حساب رکھتے ہیں اسی طرح یہ حساب بھی رکھیں لیکن نگرانی ضلعی نظام کرے تاکہ حسابات شروع سے

بالکل صاف اور ستھرے

ہوں۔ کسی وقت بھی ہمیں یہ پریشانی نہ ہو کہ دس پندرہ دن تک پانچ سات آدمی لگیں گے تب حساب کی صحیح شکل ہمارے سامنے آئے گی۔

پس جس طرح شروع ہی سے حساب باندھا جاتا ہے (اور اس میں بھی انسانی عقل کافی ترقی کر چکی ہے) اس طرح اس کا بھی حساب رکھا جائے اور یاددہانیاں کرائی جائیں "ذکر" کے حکم کے ماتحت، لوگوں کے دلوں میں بشاشت پیدا کی جائے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق اور جماعت کو اُن کی قربانیوں اور ایثار کی طرف توجہ دلائی جائے حکمت کے ساتھ اور اسی طرح انہوں نے خدا کی راہ میں جو تکالیف برداشت کرنی ہیں وہ بھی ان کے سامنے لائی جائیں اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو بشارتیں دی ہیں وہ بھی اُن کو بتائی جائیں تاکہ دل میں بشاشت اور انشراح صدر پیدا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک عظیم مہم ہے جو آسمانوں سے چلائی گئی ہے۔ یہ ایک ایسی تحریک ہے جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا نہ احمدیت کے باہر کوئی اس کا تصور کر سکتا ہے اور نہ احمدیت کے اندر خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی اس کا تصوّر کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم منصوبہ بنایا اور اس نے جماعت احمدیہ جیسی کمزور جماعت کو کھڑا کر کے کہا کہ میں تجھ سے یہ کام لوں گا۔ غلبہ اسلام کا یہ منصوبہ اتنا بڑا منصوبہ ہے کہ نوع انسانی میں اتنا بڑا اور کوئی منصوبہ نہیں ہے اس لحاظ سے کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نوع انسان کے لئے جن برکات کا سامان پیدا کیا گیا تھا ان برکات کو ہر فرد بشر تک پہنچانا ہے اور کامیابی کے ساتھ ان کے دل کو جیتنا ہے یعنی یہ وہ منصوبہ ہے جس کی ابتداء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک وجود سے ہوئی اور جس کی انتہاء بھی آپ ہی کی قوت قدسیہ اور روحانی برکات کے ساتھ مہدی معہود کے ذریعہ مقدر ہے۔

پس یہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جو دنیا میں تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ انسان جب اس کے بارے میں سوچتا ہے تو اس کا سر چکرا جاتا ہے۔ اگر یہ خدا تعالیٰ کا پیار نہ ہوتا اگر ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو اپنی زندگیوں میں نہ دیکھتے اور اگر ہمارے دماغ میں یہ خیال نہ ہوتا کہ ہم دنیا کے دل خدا اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صرف اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت ہی سے جیت سکتے ہیں تو ہم بھی خود کو پاگل سمجھنے لگتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے جس پیار کے نمونے ہم نے اپنی زندگیوں میں خود اپنے وجود میں مشاہدہ کئے ہیں، اُن کو دیکھتے ہوئے اور اس علم حقیقی کے حصول کے بعد کہ اللہ تعالیٰ تمام قدرتوں کا مالک ہے اور تمام خزانوں کا مالک ہے اور حکم اسی کا چلتا ہے اور وہ اپنے حکم پر اور اپنے امر پر غالب ہے۔ ہم اس علم و معرفت کے بعد اپنی کمزوری اور عاجزی پر نگاہ ڈالنی چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم آسمانوں کی طرف اپنی نگاہ کو اٹھاتے اور اس قادر و توانا خدا کی قدرتوں کے منصرفانہ جلوے دیکھ کر خدا پر توکل کرتے ہوئے اعلان کر دیتے ہیں کہ ایسا ہو جائے گا۔ ورنہ ہم کیا اور ہماری طاقت کیا۔ بظاہر یہ ناممکن ہے۔ لیکن خدا نے آج آسمانوں پر یہی فیصلہ کیا ہے کہ اس کی تقدیر سے یہ بات بظاہر ناممکن ہونے کے باوجود بھی ممکن ہو جائے گی اور دنیا کے دل خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت لئے جائیں گے۔

(ایک نیا دَور نئی صدی میں شروع ہونے والا ہے۔ میں نے بتایا ہے پہلی صدی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے ہے۔ اور دوسری صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ اب یہ صدی اور آئندہ آنے والی صدیاں مہدی معہود کی صدیاں ہیں کسی اور نے آکر نئے سرے سے اشاعت اسلام کے کام نہیں سنبھالنے یہ مہدی ہی ہے جو اسلام کی اس نشأۃ ثانیہ میں اسلام کے جرنیل کی حیثیت میں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک محبوب روحانی فرزند کی حیثیت میں دنیا کی طرف بھیجا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی پہلی صدی بھی اسلام کے جرنیل کی حیثیت سے مہدی معہود کی صدی ہے اور دوسری صدی بھی مہدی معہود کی صدی ہے جس میں اسلام غالب آئے گا اس کے بعد تیسری صدی میں تھوڑے بہت کام رہ جائیں گے اور وہ جیسا کہ انگریزی میں ایک فوجی محاورہ ہے mopping up operations (یعنی جو چھوٹے موٹے کام رہ گئے ہوں اُن کو کرنا) جب تیسری صدی والے آئیں گے وہ خود ہی ان کاموں کو سنبھال لیں گے لیکن ہم جن کا تعلق پہلی اور دوسری صدی کے ساتھ ہے کیونکہ میرے سامنے اس وقت بھی جو چھوٹی سی جماعت کا ایک حصہ بیٹھا ہوا ہے اُن میں سے بہت سے وہ ہوں گے بلکہ میرا خیال ہے یہاں بیٹھنے والوں کی اکثریت وہ ہوگی جو اسی دلیری اور شجاعت اور

فرمانبرداری اور ایثار کے جذبہ کیساتھ

پہلی صدی کو پھلانگتے ہوئے دوسری صدی میں داخل ہوں گے اور خدا تعالیٰ کے حضور دینی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں گے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نظارے دیکھنے والے ہوں گے کہ اسلام کے غلبہ کیلئے دوسروں کے دلوں میں کبھی کوئی شک اور شبہ نہیں۔ ہمارے دلوں میں تو آج بھی نہیں ہے لیکن دنیا کی اکثریت بلکہ مسلمانوں کی اکثریت بھی اس شبہ میں ہے کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اسلام ساری دنیا پر غالب ہو جائے اُن کو یہ نظر نہیں آ رہا کہ اسلام کے غلبہ کے سامان پیدا کر دئے گئے ہیں۔ ہم خدا کی رحمت سے مہدی معہود کے زمانے کو پاتے اور آپ کی شناخت کرنے والے ہیں، ہمیں یہ نظر آرہا ہے اُن بشارتوں کو پورا ہوتے دیکھ کر جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے دی گئی ہیں اور خدا کے اس سلوک کو دیکھ کر جو اس کا جماعت سے ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے ان معجزات کو دیکھکر جو ہمارے بڑوں اور ہمارے چھوٹوں نے دیکھے ہیں اور جو ہمارے مغرب اور ہمارے مشرق اور ہمارے شمال اور ہمارے جنوب میں ظاہر ہوئے ہیں۔ ہم علیٰ وجہ البصیرت اس مقام پر کھڑے ہیں کہ

غلبۂ اسلام کا زمانہ

آ گیا اور یہ زمانہ مہدی معہود کا زمانہ ہے اور وہ صدی جس میں عملاً اسلام دنیا میں غالب آنا شروع ہو جائیگا وہ شروع ہونیوالی ہے اس سے پہلی (یعنی موجودہ) صدی میں اسلام کے عظیم محل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم قلعے کی عمارت کو بنانے کیلئے جن مضبوط بنیادوں کی ضرورت تھی وہ تیار ہوتی رہیں۔ اب صدی ختم ہو رہی ہے۔ قریباً سولہ سال باقی رہ گئے ہیں۔ گویا پہلی صدی میں قربانیاں دینے کے لحاظ سے ایک آخری دھکا لگانا رہ گیا ہے اس کے لئے یہ ۱۶ سالہ سکیم بنائی گئی ہے تاکہ اسلام کے غلبہ کے سامان جلد پیدا ہوں۔

پس اسلام تو انشاء اللہ خدا کے فضل اور اس کی رحمت سے ساری دُنیا پر غالب آئے گا۔ دوسرے مذاہب اسلام کے عالمگیر غلبہ کا ابھی احساس نہیں رکھتے البتہ اپنی موت کا احساس ان کے اندر پیدا ہو گیا ہے اگر دوسرے سارے مذاہب مٹ جاتا ہے اور اگر اسلام نے بھی غالب نہیں آنا تو پھر دنیا سے مذہب مٹ جائیگا اور اس کی جگہ دہریت آ جائیگی جو لوگ اس وقت دہریہ ہیں وہ اسی زعم میں ہیں۔ اُن کا یہ خیال ہے کہ اب وہ دنیا پر غالب آ جائیں گے کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کی

بہت بڑی مادی اور فوجی طاقت

اُن کے ہاتھ میں ہے اور دنیا کی مجموعی دولت کا ایک بہت بڑا حصہ ان کے پاس ہے اس لئے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی طاقت کی وجہ سے اور اپنی دولت کے نتیجہ میں دنیا پر غالب آ جائینگے مگر ہم جو ایک کمزور جماعت کی طرف منسوب ہونیوالے ہیں اُنکی باتوں کو سنتے اور ان کی جہالت پر مسکراتے ہیں۔ کیونکہ ساری دُنیا کی مادی طاقتیں اور مادی دولتیں ملکر بھی اللہ تعالیٰ کی طاقت کے مقابلہ میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی کھڑی نہیں ہو سکتیں۔ غلبۂ اسلام کا یہ منصوبہ جو صدیوں پر پھیلا ہوا نظر آتا ہے یہ اتنا لمبا اسلئے نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ ایک سیکنڈ میں ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اگر میں ساری دُنیا کو دینِ واحد پر جمع کرنا چاہتا تو اس کے لئے میرا حکم دینا کافی تھا لیکن خدا تعالیٰ نے چاہا کہ وہ بندوں کو ایک مخصوص دائرہ کے اندر آزاد چھوڑ دے اور ایسے سامان پیدا کرے کہ وہ رضا کارانہ طور پر دوڑتے ہوئے اس کی طرف آئیں اور محبت الٰہیہ کو حاصل کریں اور اس طرح وہ اُس "شلجم" سے کہیں زیادہ اللہ کے مقرب بن جائیں جو ایک ترکاری ہے اور خدائی مشیت کے تحت خدا کی رحمت کو حاصل کرتی ہے۔ ظاہر ہے شلجم کے اندر جو غذائی خاصیتیں ہیں اُنکو اُس نے اپنے زور سے حاصل نہیں کیا۔ خدا نے کہا کہ شلجم کے اندر یہ خاصیتیں پیدا ہو جائیں وہ پیدا ہو گئیں اب اگر انسان کی بھی یہی حالت ہوتی۔ اگر وہ بھی ایک "کُن" کے حکم پر جبراً مسلمان ہو جاتا ہے یعنی جس طرح شلجم پر جبر ہے۔ خدا کی طاقت نے اس کو پکڑا اور کہا کہ تو میرے معیّن کردہ حدود سے باہر نہیں جا سکتا یا مٹر ہے یا جانوروں میں سے مثلاً گھوڑا ہے یا بیل ہے یا اونٹ ہے یا سمندری جانور ہیں۔ یا درخت ہیں پھلدار اور دوسرے کام آنے والے یا سمندر ہیں دریا ہیں۔ یہ فضاء ہے۔ سورج ہے اور اس کی روشنی ہے یہ سب قانونِ قدرت میں بندھے ہوئے ہیں۔ لیکن اپنے دائرہ میں بندھے ہوئے ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کر رہے ہیں۔ اگر حیّ و قیوم خدا اُن پر اپنی رحمت کا سایہ نہ ڈالے رکھتا تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی ان کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوتا لیکن جو رحمت اس نے انسان کیلئے مقدر رکھی ہے اس میں اور اس رحمت میں جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے زمین اور آسمان کا فرق ہے ایک وہ رحمت ہے جو خدا کی رضا کے حصول کیلئے انسان کی رضا کارانہ اور

عظیم اور مقبول جدوجہد

کے نتیجہ میں آسمانوں سے نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے پیار اور محبت کے ساتھ اپنے بندہ کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے۔ اس رحمت کا مقابلہ دوسری رحمتوں کیساتھ جن کے مورد عموماً نباتات اور جانور وغیرہ ہوتے ہیں نہیں ہو سکتا گویا اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس دُنیا میں ہر وہ وجود جو نظر آتا ہے۔ کبھی موجود ہوا۔ اب ہے یا آئندہ ہوگا وہ اللہ کی رحمت کے بغیر نہ تو وجود میں آ سکتا تھا، نہ نشوونما حاصل کر سکتا تھا اور نہ وہ فائدہ مند چیز بن سکتا تھا لیکن یہ اور قسم کی مربیانہ رحمتیں ہیں جو اس کائنات کی ہر چیز میں نظر آتی ہیں۔ انسان کے لئے ابدی رحمت مقدر ہے اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا تھا کہ وہ اس کی عبادت میں ہمہ تن مشغول رہ کر اس کی رحمتوں سے حصہ لے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایک لمبے عرصہ تک ایسے سامان پیدا کئے کہ انسان ارتقائی مدارج طے کرتا ہوا اس دَور میں داخل ہو جس میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مقدر تھی اور جس میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

کا مقصد اور مشن پورا ہونا تھا اور جس کی انتہا اس بات پر ہونی تھی کہ دنیا کا ہر انسان اپنے خدا کی معرفت حاصل کر چکا ہو اور اس کی رحمت سے، اس کے پیار سے اس کی رضا سے اس دنیا میں بھی اور اس (آخری) دُنیا میں بھی اس کی جنتوں سے حصہ لینے والا ہو۔

پس بڑا عظیم کام ہے جو ہونا ہے۔ بڑا عظیم کام ہے۔ جس کی تکمیل کے لئے اس کی ساری عظمتوں کے باوجود میرے اور تمہارے جیسے کمزور کندھوں کو چنا گیا ہے ہمیں اسکے لئے قربانیاں دینی ہیں۔ یہ ہمارا کام ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم اس وقت خدا کے حضور پیش کرتے ہیں وہ فی ذاتہ کوئی چیز نہیں کیونکہ اسلام کے مخالفین میں سے ایک ایک وہ اسلام کے خلاف چلنے والی مہم کے لئے بسا اوقات پانچ پانچ کروڑ روپے دے سکتا ہے۔ پس سوال پانچ کروڑ روپے کا نہیں یا دس کروڑ روپے کا نہیں سوال تو یہ ہے کہ کس اخلاص کے ساتھ، کس جذبہ کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے کس پیار کے نتیجہ میں اور وفا کے کس جذبہ کے ساتھ ہم نے اپنی حقیر قربانیاں اس کے حضور پیش کیں جسے قبول کر کے اس نے اپنی قدرت کی تاروں کو ہلایا اور دنیا نے یہ سمجھا کہ جماعت احمدیہ نے یہ قربانیاں دیں اور اسلام غالب آیا حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کا وجود اپنی تمام قربانیوں کے باوجود ایک ذرہ ناچیز سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے اس مادی دنیا میں تدبیروں میں چھپے ہوئے ظاہر ہوتے ہیں اللہ نے ایک تدبیر کی اور اس کی تدبیر ہی ہمیشہ غالب آیا کرتی ہے۔ اس کے مقابلے میں جو تدابیر کی جاتی ہیں وہ غالب نہیں آیا کرتیں ——— پس دعاؤں کیساتھ، قربانیوں کیساتھ ایثار کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکتے ہوئے ہم نے اشاعت اسلام کے اس عظیم منصوبہ کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ اس سلسلہ میں میرے ذہن میں کچھ نفلی عبادتیں بھی ہیں۔ محض پانچ کروڑ روپے کی تو خدا کو ضرورت نہیں اور نہ ہی اس کو نوافل کی ضرورت ہے لیکن ہمیں ہر چیز قربان کرنے کی ضرورت ہے اسلئے جہاں تک نفلی عبادتوں کا سوال ہے انشاء اللہ میں اگلے خطبہ میں بتاؤں گا کہ اس عرصہ (یعنی ۱۶ سالوں) میں خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو جذب کرنے کے لئے ہمیں کیا کیا اور کتنی کتنی نفلی عبادتیں کرنی چاہئیں ———

غرض

ہماری دُعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں مالی قربانیوں کی بھی توفیق دے اور نفلی عبادتوں کی بھی توفیق دے اور پھر اپنے عاجز بندوں کی ان نہایت ہی حقیر کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے اپنے وعدہ کے مطابق نہایت ہی عظیم الشان نتائج نکال دے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرض اٹھرا کا شافی علاج
محبوب مفید اٹھرا
چھ صد گولیاں ۲۰ روپے
ناصر دواخانہ ربوہ
فون نمبر ۵۳۴
گول کچہری بازار لائلپور
فون ۲۰۵۴

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا پاپلین لٹھا کیمبرک فلالین رنگدار پرنٹ بنانے والے:
سفینہ ڈائینگ اینڈ پرنٹنگ ورکس
مقبول روڈ
لائل پور
فون ملز: ــــــ ۷۹۴۶
فون آفس منڈی گلی: ــــــ ۲۴۸۳
فون آفس گول کپڑا: ــــــ ۶۳۵۴
ہر شہر کی مارکیٹ سے
"سفینہ" کا مال طلب کریں:

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے طبیہ عجائب گھر کے متعلق خطبہ جمعہ میں ضمناً فرمایا:-
"ان کی دوائیں بہت مقبول ہیں" (الفضل ۲۷ ...)
سونے کی گولیاں تیس روپے۔ زوجام عشق قیمت ایک پیکٹ ۲۵/- روپیہ۔ فہرست کارڈ آنے پر مفت ارسال ہوگی
منیجر طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

مرض اٹھرا
اور دیگر امراض کے ماہر
۱۹۱۱ء سے
آپ کے خاندانوں کی خدمت کرنے والے
قدیمی ۰ اوّلین ۰ شہرہ آفاق
حکیم نظام جان اینڈ سنز
۰ گوجرانوالہ ۰ ربوہ ۰ ٹنڈو محمد خان

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
پاک ٹمبرز
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ - لاہور
کو ہمیشہ یاد رکھیے
ٹیلیفون
۶۲۶۱۴

ھوالشافی
غلط علاج سے مایوس ہو کر اپنے
دانت مت نکلوائیے
پائیوریا (ماسخورہ) کے لئے
ANTI PYORRHOEA
اینٹی پائیوریا قیمت ۱۰/- روپے
کیریز (دانتوں کو گھن) کیلئے
ANTI CARIES.
اینٹی کیریز قیمت ۱۰/- روپے
TOOTH CURE
دانت درد کیلئے ٹوتھ کیور قیمت ۲/- روپے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

ربوہ کا مشہور تحفہ
ہاضموں (رجسٹرڈ)
پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے۔ خاص الخاص نسخہ
لیبل دیکھ کر خریدیے
دواخانہ ہاضموں رجسٹرڈ ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس اچھی نرخوں پر ملنے کیلئے

الائیڈ سائنٹفک سٹور
فون ۶۳۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

تریاق اٹھرا
اٹھرا کے علاج کیلئے
کورس ۲۰ روپے
نور نظر
اولاد نرینہ کیلئے
کورس ۳۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۵۳۸

زچگی کے مختلف مراحل میں
معاون ایداویات
سے استفادہ فرمائیں۔ تفصیلی لٹریچر مفت
نذیر میڈیکل سٹور
دارالیمن : ربوہ

جدید فیشن کے
مطابق سونے کے
سادہ وجڑاؤ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما سیٹ و برتن کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
لاہور
مال روڈ
فون ۵۲۶۲۳

ھوالشافی
PILES CURE
پائلز کیور
قیمت ۱۰/- روپے
کے صرف چار کیپسول سے بواسیر خونی و بادی ختم
تیارکردہ: کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

جرمولین (رجسٹرڈ)
نئی اور پرانی خارش، داد، چنبل، کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض
کے لئے زود اثر مرہم ہر دوا فروش سے خریدیں۔ قیمت ایک روپیہ
حمیدیہ دواخانہ
عبداللہ پور
لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سونے اور چاندی کے زیورات کی خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز
"پاک گولڈ سمتھ" المشتہر: میاں عبد السلام عبد المنان ناصر عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ
ٹیلیفون ۵۵۰

وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

(بقیہ صفحہ اوّل)

بالآخر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دُعا فرمائی کہ:۔

"خدا کرے کہ ہمیں اُس کی راہ میں اِس مد (ہندوؤں میں اشاعتِ اسلام) میں بھی خرچ کرنے کی توفیق ملے اور خدا کرے کہ ہماری یہ حقیر کوشش اُس کے حضور قبول ہو اور خدا کرے کہ اس کے نتائج بہت ہی شاندار نکل آئیں اُس سے زیادہ شاندار جتنی ہماری قربانیاں ہیں جیسا کہ ہمارے ساتھ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک رہا ہے"

احبابِ جماعت اور متعلقہ عہدیدارانِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے اور اپنی جماعتوں کے وعدہ جات گذشتہ سال سے نمایاں اضافہ جات کے ساتھ دفتر وقفِ جدید میں بھجوا کر ممنون فرماویں اور عند اللہ ماجور ہوں وعدہ جات بھجواتے وقت حضور کی سالِ رواں کے لئے ایک لاکھ روپے زائد ادا کئے جانے کی تحریک کو بہر صورت پیشِ نظر رکھا جائے۔ بالخصوص جماعت کے مخلصین اور ذی ثروت احباب جو غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم کے لئے ہر قربانی کے موقع پر پیش پیش رہتے ہیں انہیں حضور کی اس نہایت ہی بابرکت اور اُمید افزاء تحریک پر بھی ضرور لبیک کہنا چاہیئے۔

جماعت کے اطفال، ناصرات اور کم عمر بچوں کے لئے بھی حضور نے ابتدائی طور پر پچاس ہزار کا ٹارگٹ (TARGET) مقرر فرمایا ہوا ہے انہیں اپنے وعدوں اور ادائیگی کا معیار بلند کر کے حضور کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ (TARGET) کو امسال پورا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین

اُمید ہے کہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء تک سو فیصدی وعدہ جات مرکز میں پہنچ جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ۔

حضور نے عبادات ذکر اور دعاؤں کے اس روحانی پروگرام کی حکمتوں اور برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو تاکید فرمائی کہ وہ التزام کے ساتھ اس پروگرام پر عمل کریں اور اسکے علاوہ اپنی زبان میں بھی کثرت کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں اور دنیا کو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

پنجاب یونیورسٹی لاہور میں داخلہ

پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ایم اے۔ ایم ایس سی کے داخلے کی آخری تاریخ ۷ فروری سے بڑھا کر ۱۴ فروری کر دی گئی ہے جو طلباء یونیورسٹی میں داخلہ لینا چاہتے ہوں وہ مقررہ تاریخ سے قبل متعلقہ کاغذات یونیورسٹی کے ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کر سکتے ہیں معلومات اور مشورہ کیلئے سعید احمد صاحب چٹھہ ہوسٹل نمبر ۱ کمرہ نمبر ۲۳۔ نیو کیمپس لاہور سے رابطہ قائم کریں۔

احمدیہ فارن سٹوڈنٹس یونین ربوہ

ربوہ میں مختلف ممالک کے طلباء تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت جامعہ احمدیہ۔ ہائی سکول اور ٹی۔ آئی کالج میں متعدد بیرونی ممالک کے طلباء زیرِ تعلیم ہیں جو کہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اس پاکیزہ روحانی ماحول میں رہ کر دینی تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ ان طلباء کی ایک یونین ۱۹۶۷ء سے قائم ہے۔ اس کا نام F.S.U. (فارن سٹوڈنٹس یونین) ہے

۲۴ جنوری ۱۹۷۴ء کو اس کے انتخابات ہوئے جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے۔ اس یونین کا نگران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔ عبد الصالح آف غانا (صدر) محمد صادق درگاہی آف ماریشس (نائب صدر) منیر الاسلام یوسف آف انڈونیشیا (جنرل سیکرٹری) سفی ظفر احمد آف انڈونیشیا (نائب سیکرٹری جنرل) عبد الباسط آف انڈونیشیا (سیکرٹری مال) بشیر احمد جرا آف ماریشس (محاسب) محمود احمد بھٹی آف تنزانیہ (سیکرٹری گیمز) (نائب سیکرٹری جنرل)

جانوروں کے اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے
اکسیر اپھارہ کا سٹاک
ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے۔ بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ اپھارہ غائب فی پیکٹ ۱/- درجن یا زیادہ پر معقول کمیشن دو درجن سے زیادہ مال پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
کیمبرج میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ایجنسی: ڈاکٹر احمد ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ
فون ۶۰۷ / ۶۰۶

سرگودہا اور گوجرانوالہ
کے درمیان سفر کے لئے ہمیشہ
کراؤن بس سروس
کی آرام دہ سبک رفتار بس پر سفر کیجئے

خوشخبری شناختی کارڈ کیلئے ۲ عدد فوٹو مفت
پاسپورٹ سائز کی تین کاپیاں ۵/- روپے میں ساتھ دو عدد فوٹو شناختی کارڈ کیلئے مفت
میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

ہر قسم کے پیچیدہ اور دیرینہ امراض
مثلاً:
مالیخولیا۔ جنون۔ مراق۔ مرگی۔ ہسٹریا۔ خارش۔ دھدر۔ چنبل۔ بالچر۔ گنج۔ لوط۔ آتشک۔ ذیابیطس۔ کمزوری اعصاب، دائمی قبض۔ دمہ۔ گردہ و مثانہ اور دیگر مخصوص امراض کا سو فیصدی کامیاب علاج
اور مشورہ کے لئے لکھیں
دواخانہ حکیم عبد العزیز
چک چٹھہ (حافظ آباد) گوجرانوالہ

غذا جُز و بدن
بنانے والی مجرب دوا "ہیمو الغذا ٹانک" ۳/-
کمزور اور سوکھے بچوں کو چند دنوں میں موٹا تازہ صحت مند بنانے کیلئے "ہیمو بے بی ٹانک" ۳/-
چھائیاں داغ۔ دھبے۔ کیل مہاسے دور کر کے چہرے کی جلد کو کندن کی طرح بنانے کیلئے "فیسلین" ۹/-
اپھارہ جانوروں کا خطرناک اپھارہ منٹوں میں غائب کرنے والی مجرب دوا "شفائے اپھارہ" قابلِ اعتماد دوا قیمت ۷۵/- درجن ۶/- دو درجن سے زائد منگوانے پر ڈاک خرچ معاف
فہرست قیمت انگریزی مجرب دوائیں مفت
شاہ جہان کیمیکل سٹور اینڈ ہسپتال
ریلوے روڈ بازار ربوہ

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد و راولپنڈی
میں جائداد۔ پلاٹس، کوٹھیاں اور دکانات کی خرید و فروخت کے لئے آپ اپنے ادارہ
ایکسچینج سنٹر فون ۲۲۲۴۴ سے استفادہ فرمائیں
المشتہر: داؤد برادرز آب پارہ۔ اسلام آباد۔ فون نمبر ۲۲۲۴۴

حب دندان والے جوڑوں کا درد ہو تو اطرا کا بے نظیر علاج خالص اور مکمل اجزاء سے تیار شدہ مکمل کورس ۲۰ روپے۔ دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ